145678 - منگیتر کو کہاں تك دیکھنا مباح ہے

سوال

بعض بھائیوں کی رائے ہے کہ شادی سے قبل عورت کو بغیر پردہ اور عفت و حشمت والے لباس کے بغیر دیکھنا جائز ہے، اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ایك نوجوان شخص کسی عورت سے شادی کرنا چاہتاتھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:
" کیا تم نےاسے دیکھا ہے ؟
تو نوجوان نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:
" اسے دیکھ لو کیونکہ یہ تمہارے مابیں مستقل محبت و مودت کے لیے زیادہ بہتر ہے "
سوال یہ ہے کہ اس حدیث میں اسے دیکھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کوئی شخص کسی عورت سے منگنی کرنے کا عزم رکھتا ہے اور ا سکا خیال ہو کہ وہ اسے قبول کر لےگی تو اس کے لیے عورت کو دیکھنا جائز ہے تا کہ اس سے نکاح بصیرت پر ہو.

ترمذی اور ابن ماجہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایك عورت کو نکاح پیغام بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

" اسے دیکھ لو تو یہ تمہارے مابین محبت و مودت کے لیے زیادہ بہتر ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1087) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1865) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1865).

یعنی تمہارے درمیان ہمیشہ محبت و مودت کے لیے زیادہ بہتر ہے، اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ابو داود رحمہ اللہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا:

" جب تم ميں سے كوئى كسى عورت سے منگنى كرے تو اگر وہ اسے ديكھ سكتا ہو تو وہ ضرور ديكھے جو اس كو اس سے نكاح كى دعوت دے "

جابر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے ايك لڑكى سے منگنى كى تو ميں اسے ديكھنے كے ليے چھپ جايا كرتا تھا، حتى كہ ميں نے وہ كچھ ديكھ ليا جس نےمجھے اس سے نكاح كى دعوت دى، اور ميں نے اس سے شادى كر لى "

سنن ابو داود حديث نمبر (2082) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

منگيتر شخص كے ليے اپنى منگيتر كو كہاں تك ديكھنا مباح ہے اس ميں علماء كرام كا اختلاف ہے:

جمہور علماء كرام حنفى شافعى اور مالكى حضرات كہتے ہيں كہ وہ اس كا چہرہ اور ہاتھ ديكھ سكتا ہے، اور ليكن احناف كہتے ہيں كہ وہ پاؤں بھى ديكھ سكتا ہے.

اور حنابلہ يہ كہتے ہيں كہ وہ كچھ ديكھ سكتا ہے جو عام طور پر ظاہر ہوتى ہيں مثلا چہرہ اور ہاتھ اور سر، گردن اور پاؤں.

اور داود ظاہرى كے ہاں اور امام احمد كى ايك روايت ميں ہے كہ وہ سوئتين كے علاوہ باقى سارا جسم ديكھ سكتا ہے.

يہاں حنابلہ كا مسلك راجح ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جب اس كى لاعلمى ميں ديكھنے كى اجازت دى تو اس سے يہ معلوم ہوا كہ آپ نے وہ كچھ ديكھنے كى اجازت جو عام طور پر ظاہر ہوتا ہے، كيونكہ ديكھنے ميں صرف اكيلا چہرہ مفرد كرنا ممكن نہيں كيونكہ يہ ظاہر ہونے ميں شريك ہے، اور اس سے ليے بھى غالبا يہ ظہر ہوتا " انتہى

ديكھيں: كشاف القناع (5 / 10).

مزيد آپ الموسوعۃ الفقھيۃ (19 / 199) اور المغنى (7 / 74) كا بھى مطالعہ كريں.

رہا يہ كہ سوئتين كے علاوہ باقى سارا جسم ديكھنا تو يہ قول صحيح نہيں؛ كيونكہ اصل ميں عورت كو ديكھنا حرام ہے

اور پھر اپنے گھر میں عورت بےلباس اور ننگی نہیں ہوتی حتی کہ اس دیکھنے کی اس رخصت سے یہ سمجھا جائے اس کے سارے جسم کو ہی دیکھنا جائز ہے، اور منگیتر کو دیکھنا اس شرط سے مقید ہے کہ اس سے شہوت انگیزی نہ ہو، اور سارا بدن دیکھنے میں اس سے پرامن نہیں رہا جا سکتا.

یہاں منگیتر کو دیکھنے کے لیے شروط کا ذکر کرنا بہتر معلوم ہے:

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کو دیکھنے کی چھ شرطیں ہیں:

اول:

خلوت کے بغیر ہو.

دوم:

یہ بغیر شہوت کے ہو.

اس لیے اگر شہوت کے ساتھ دیکھا تو یہ حرام ہے؛ کیونکہ دیکھنے کا مقصد معلومات حاصل کرنا ہے نا کہ استمتاع کرنا.

سوم:

ظن غالب پر ہو کہ رشتہ قبول کر لیا جائیگا.

چہارم:

اس کو دیکھا جائے جو غالبا ظاہر ہوتا ہے.

پنجم:

منگنی کا عزم ہو، یعنی دیکھنے کا مقصد یہ ہو کہ وہ اس کے نتیجہ میں اس لڑکی سے منگنی کریگا، لیکن اگر وہ عورتوں میں گھومتا پھرے یعنی ایك سے دوسری عورت کو دیکھتا پھرے تو یہ جائز نہیں.

ششم:

عورت بےپرد يا خوشبو لگا كر يا سرمہ وغيرہ لگا كر اور ميك اپ كر كے مت آئے؛ كيونكہ اس سے مقصود يہ نہيں كہ وہ انسان كو جماع كى رغبت دلائے حتى كہ يہ كہا جائے كہ تم بےپرد ہو كر آؤ، كيونكہ يہ كچھ تو بيوى اپنے خاوند كے سامنے كرتى ہے تا كہ اسے جماع كى دعوت دے.

اور اس ليے بھى كہ اس ميں فتنہ و خرابى ہے، اور اصل ميں يہ حرام ہے؛ كيونكہ وہ عورت تو اس كے ليے اجنبى ہے، پھر اس كا اس طرح بن سنور كر سامنے آنے ميں بہت زيادہ خرابى اور فتنہ كا باعث ہے.

كيونكہ اگر وہ اس سے شادى كر لے اور اسے اس كے علاوہ پائے تو وہ اس سے بے رغبتى كرنے لگےگا، اور اس كے بارہ ميں اس كى نظر تبديل ہو جائيگى، خاص كر شيطان انسان كے ليے بيوى سے بھى زيادہ اجنبى عورت كو بنا سنوار كر پيش كرتا ہے جو انسان كے ليے حلال نہ ہو، اس ليے آپ كچھ لوگوں كو ديكھيں گے كہ اس كى بيوى سب سے زيادہ خوبصورت ہے ليكن " نعوذ باللہ " وہ قبيح قسم كى دوسرى عورت كو ديكھتا پھرتا ہے كيونكہ شيطان اسے بعينہ بنا سنوار كر پيش كرتا ہے، كيونكہ وہ اس كے ليے حلال نہ تھى.

اس ليے جب يہ سب كچھ جمع ہو جائے كہ شيطان اسے بنا سنوار كر پيش كرے، اور وہ بھى خوبصورت اور بن سنور كر آئے تو اس كى خوبصورتى و جمال اور بڑھ جائيگى، پھر شادى كے بعد وہ اس كے تصور سے كم ہو تو يہاں انجام برا ہى ہوگا.

اگر يہ كہا جائے كہ اس كے ظن غالب ميں قبوليت كا جواب كيسے ہوگا ؟

جواب يہ ہے كہ:

" اللہ سبحانہ و تعالى نے لوگوں كے درجات اور طبقات بنائے ہيں جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

ہم نے ہى ان كى زندگانئى دنيا كى روزى ان ميں تقسيم كى ہے، اور ايك كود وسرے سے بلند كيا ہے، تا كہ ايك دوسرے كو ماتحت كر لے الزخرف (32).

چنانچہ اگر كوئى صفائى كرنے والا شخص كسى وزير كى بيٹى كو نكاح كا پيغام دے تو غالبا يہ رد كر جائيگا، اور اسى طرح اگر كوئى بڑى اور زيادہ عمر والا شخص كسى نوجوان خوبصورت لڑكى كو نكاح كا پيغام دے تو يہ بھى غالبا رد كر ديا جائيگا " انتہى

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 22).

واللہ اعلم .